يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ه

یہ سطریں لکھی جا چکی تھیں تو معلوم ہوا کہ وہ امریکہ کی ایک مسجد میں مردہ پائے گئے۔

ایسی ہی ایک مثال لیبیا کے صدر معمر قذافی کی شخصیت ہے جو ژولیدگی افکار سے عبارت ہے۔ حال ہی میں انہوں نے مسئلہ خلافت کے متعلق لب کشائی کی۔ اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں نے احیائے خلافت کی کوشش کی تو ایک مرتبہ پھر گوناگون فلسفیانہ افکار و نظریات کی گرم بازاری ہوگی۔ قدیم فقہی کتابوں اور حافظ ابن تیمیہ کا مطالعہ ضروری ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے باہمی تنازعات میں اور اضافہ ہوگا۔ ان کے خیال میں خلافت، حضرت علیؓ کے دور حکومت کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد کا دور مطلق ملوکیت کا رہا۔ رہی عثمانی خلافت تو یہ محض اسلامی دنیا پر تسلط کا ایک بہانہ تھی خلافت کے نام سے جو کوششیں ہوئیں ان کا مقصد اسلامی دنیا کا استحصال اور قوت واقتدار اور غلبہ و تسلط کا حصول تھا۔

اسلام کا ابر کرم

غیر اسلامی قوتوں کے علی الرغم اسلام کا ابر کرم، سطح خاک کے ایک ایک چپہ پر برستا ہے۔ انڈونیشیا میں عیسائی مشنریوں کا سیلاب یقیناً بلاخیز ہے۔ مگر وہاں کے غیر مسلم قبائل مسلسل اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔

ابھی قبیلہ ڈایاک کے ۱۶۷ افراد نے اسلام قبول کیا۔ اس سے پہلے سیمواک شہر کے لوگوں نے اجتماعی طریقہ سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تھا۔ سوڈان میں مسلمان عالموں سے مناظرہ کے بعد پانچ نامور عیسائی پادریوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ مغربی سوڈان کے کردوان علاقہ میں ۴۶۶ لوگوں نے اجتماعی طور پر قبول اسلام کی خوشخبری دی۔ ع۔ص

مسلمانوں کی تعداد

دو امریکی ماہرین اعداد و شمار نے دنیا کے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا جائزہ لینے کے بعد انکشاف کیا ہے کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰۸۰ ملین (ایک ارب آٹھ کروڑ) ہے۔ ان ماہرین کا دعویٰ ہے کہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں مسلمانوں میں شرح نمو زیادہ ہے موجودہ رفتار اگر باقی رہی اور اسلام میں نئے لوگوں کا داخلہ اسی شرح سے جاری [illegible] تک مسلمانوں کی تعداد ۱۹۰۰ ملین یعنی ایک ارب ۹۰ کروڑ ہو جائے گی۔ بالفاظ دیگر دنیا کی کل آبادی کا ہر چوتھا فرد مذہب اسلام کا ماننے والا ہوگا۔ مذکورہ بالا انکشا